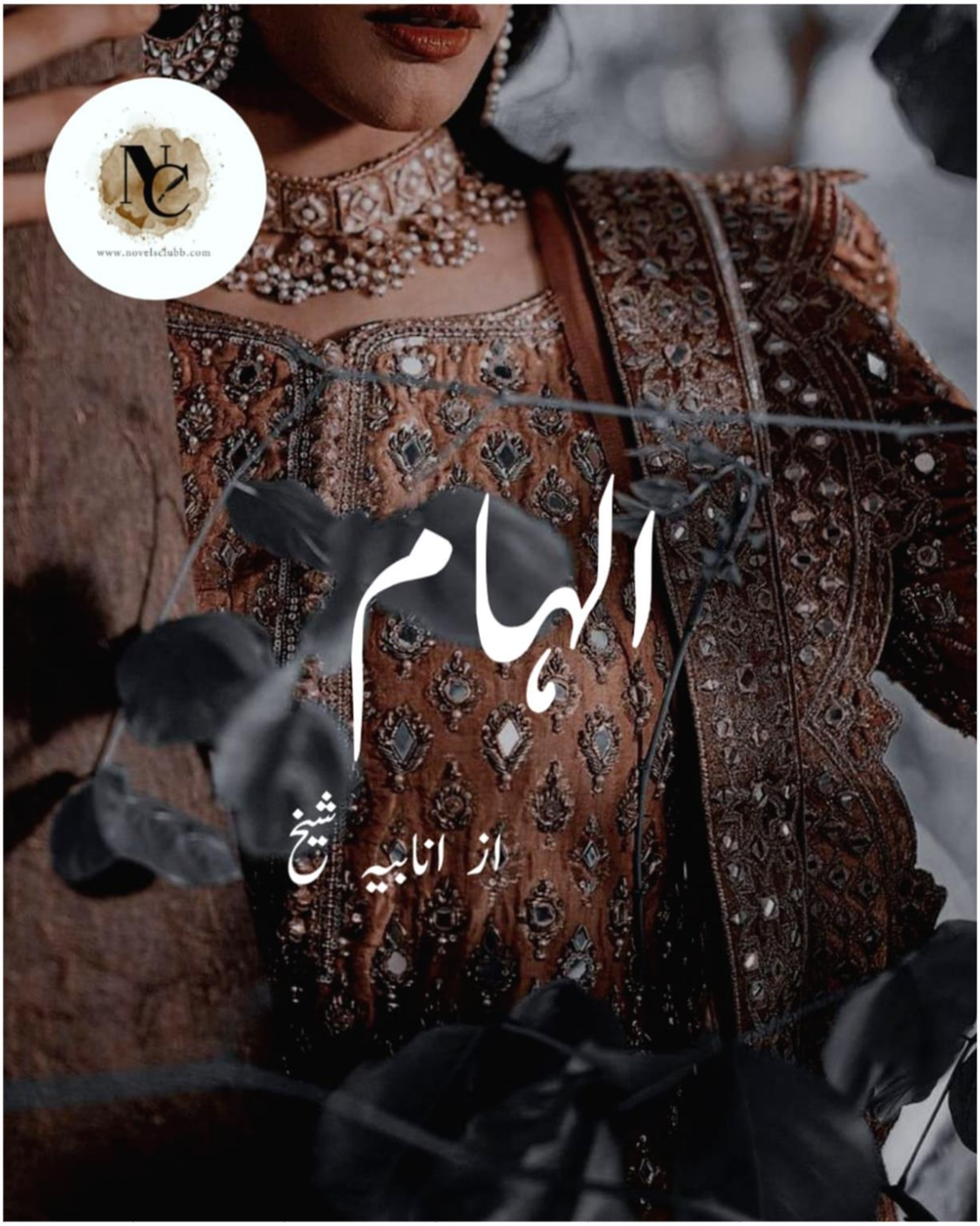
الہام
از انابیہ شیخ
www.novelsclubb.com

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

الہام از انابیہ شیخ

الہام ناول اس لڑکی کے نام جو پہلے کمزور ہوا کرتی تھی جو اپنے نفس میں بے قابو ہو کر ہر وہ حد پار کرنا چاہتی تھی جسے اللہ نے منع فرمایا اور یک بیک اُسکی زندگی نے اس طرح پلٹا کھایا کہ وہ حالات کے رویے سے مجبور ہو کر اپنا راستہ خود بنانے چل پڑی اور اس سفر میں اُسکے محرم نے اسکے ساتھ دیا جسے اللہ نے اسکے لئے ازل سے چنا تھا۔

www.novelsclubb.com

قسط نمبر تین

دلہن بنی فاطمہ کو کہاں لے جایا گیا۔ کہاں بیٹھایا گیا اسے

کچھ بھی نہ خبر تھی۔

بس ایک ٹرانس کی کیفیت طاری تھی۔

عروسی غرارے میں اسکا سوگ بھرا حسن عجب لشکارے مار رہا تھا۔

آتے وقت الینہ نے اس کے کان سر گوشی بھی کی تھی کہ پکا آج وہ دولہا بھائی کی جان

لے گی۔ اور اس کچھ بھی اپنے من سے کرنے کو منع کیا تھا۔ اُسکی ہٹد ھرمی کو وہ اچھی

طرح سے جانتی تھی۔

ساری رسموں سے جہانگیر نے منع کر دیا تھا۔

جس پر سارے گھر والے من مسوس کر رہ گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

مگر اب عون کو نا جانے کیوں ضد ہو گئی کی مامی جان کو ماموں ہی کمرے میں اٹھا کر لے جائنگے۔

عون اور عالمگیر دروازے پر ایستادہ تھے۔انشراح سے زیادہ یہ دونوں ایکسائٹڈ تھے۔

اور اب پہاڑ بنے اسے سائڈ میں کر دیا تھا۔

ماموں کہاں ہیں۔نانو آپ بلائیں نہ انہیں۔عون غازان آفندی سے ریکوسٹ کر رہا تھا۔

او گے صبر کرو۔بالآخر دادا جی جہانگیر کے کان کھنچنے پر مان ہی گئے۔اسے فوراً بلایا۔

نشوہ فاطمہ کو بڑی مشکل سے سنبھالے کھڑی تھی جو بھاری لہنگے میں لڑ ھکی جا رہی تھی۔کچھ گاڑی میں بیٹھنے سے اسکا سر گھوم رہا تھا۔

فائنلی جہانگیر دادا کے اتنے بار کہنے پر اپنے آیا تو اسکے تھوبڑے پر بارہ بجتے دیکھ عون اور عالمگیر کی جان جل گئی۔

www.novelsclubb.com

ماموں جی آج آپ کا کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔

ورنہ ہم دلہن واپس لے جا رہے ہے۔عون نے دھمکی دی۔

عالمگیراس دوران چپ رہا۔بھائی کو دیکھ ویسے بھی اسکی جان نکل جاتی ویسے تو بڑاہیر و بنا پھرتا ہے۔

ارے ارے......کیااول-فول بک رہے۔ نشوہ نے عون کو گھورا۔ساتھ ہی فاطمہ کے چہرے پر دیکھا آیا اسے برا تو نہیں لگ گیا مگر اسکا دھیان ہی نہیں تھا ساری باتیں سر سے جارہی تھیں۔

ارے میں تو.....بس......عون نے کھسیاہٹ سے سر جھکایا۔

چلو جہانگیر شاباس دلہن کو اٹھا کر کمرے کے اندر چھوڑ کر آؤ۔ نشوہ اپی نے حکم دیا۔

جسے ماننے کا علاوہ جہان کے پاس کوئی اور چارہ نہ تھا۔

اب یہ سب بھی کرنا پڑے گا۔وہ بڑبڑایا جسے عون کے تیز کانوں نے سن لیا تھا۔

اب شادی کی تو کچھ تو بھگتینگیے۔ہماری ہوتی تو ہم تو خوشی-خوشی لے جاتے۔اسنے عالمگیر کو آنکھ ماری۔

ہوگی اس وقت نہ جب کوئی لڑکی بھاؤ دیگی۔اس نے طنز کیا۔

آہ.....عون نے دل پر ہاتھ مارا۔

ہم غیروں سی کیا شکوہ کریں.

www.novelsclubb.com

ہمیں تو اپنوں نے لوٹ لیا

اسنے درد بھری آواز سے عالمگیر کو دیکھا کہ ساتھ دے دو میرا۔اس نے نظریں پھیر لیں۔

جہانگیر نے بمشکل فاطمہ کو اٹھایا تھا۔کچھ اسکا تندرست بدن اوپر سے بھاری کپڑے اور جیولری میں اسکا وزن کچھ زیادہ ہو گیا تھا۔

جہانگیر ریگولر جم کرتا تھا۔ مگر اس وقت وہ بھی لڑ کھڑا گیا تھا۔

ارے رے ماموں آپ کے قدم تو ابھی سے ڈگمگا گئے۔عون نے لقمہ دیا۔تو سبھی ایک ساتھ ہنس دیئے تھے۔

اس نے جلدی-جلدی قدم بڑھایا۔

انشراح جلدی سے دروازے سے ہٹ گئی کہ کہیں ماموں ڈانٹ ہی نہ دیں۔

www.novelsclubb.com

جبکہ عالمگیر اور عون اپنا سر پکڑ کر رہ گییے۔

امیر بننے کا اتنا اچھا موقع جو ہاتھ سے چلا گیا تھا۔انشراح کو اب سب ڈانٹ رہے تھے کہ پیسے کیوں نہیں لئے۔

جہانگیر نے جیسے اسے کمرے کے اندر لا کر پٹکا تھا اور تیزی سے باہر چلا گیا۔اس کا دماغ اس سچویشن کو ماننے کو تیار بھی تھا اور انکاری بھی

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا برتاؤ کرے۔

فاطمہ کے اوپر کے دانت نیچے والے دانتوں سے ٹکرا گئے تھے۔ بامشکل خود کو سنبھالا۔ جبکہ نشوہ اور دادی اسے پیچھے سے آواز دیتے رہ گئیے تھے۔

عون کو بس یہ فکر تھی کہ اس وقت فاطمہ اپی کیا سوچ رہی ہو نگی۔ کتنے جنگلی ہیں عون کے ماموں۔

اچھا ہم چلتے ہیے فاطمہ کسے چیز کی ضرورت ہو تو بیڈ کے سائڈ میں انٹر کام ہے۔ نشوہ نے اس کو اچھے سے بیٹھا کر کہا۔

آپ بس بٹن دبا دیجئے گا میں حاضر ہو جاؤ نگی۔ انشراح نے مامی کو پیار سے دیکھتے کہا تو وہ مسکرا کر رہ گئی۔

فلحال ابھی تو چلو سب لوگ تم تھوڑا ریلیکس ہو کر لیٹ جاؤ۔ نشوہ اسے پکڑ کر بیڈ پر بیٹھاتے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

اور اسکو چھوڑ کر سبھی لوگ باہر چلی گئے تو اسنے سب سے پہلے پیروں کو سینڈل سے آزاد کیا۔

اور اب دبیز کالین پر پیرون کو رکھتے کافی آرام ملا تھا۔سائڈ ٹیبل پر پانی کے جگ سے گلاس میں پانی انڈیلا تھا۔

اور اب گھونٹ۔گھونٹ کر کے پیتی وہ کمرے کا جائزہ لینے لگی۔

وائٹ اور براؤن کلر کے کنڑاسٹ والے روم میں سارے فرنیچر وائٹ تھے۔

جو کی اس وقت پھولوں سے چھپے تھے۔

سارے کمرے میں سرخ گلاب کی مہک دمک رہی تھی۔

بیڈ کو چاروں طرف سے پھولوں کی باڑھ بنا کر سجایا گیا تھا۔اور سامنے کی اور سے راستہ جیسے بنا کر گلاب کی پتیاں بکھری تھی۔

www.novelsclubb.com

بیڈ کے بیچوں۔بیچ سرخ بڑا سا گلاب کا دل بہت بھلا لگ رہا تھا۔سامنے ہی بڑا مرر لگا تھا جسمں اسکا عکس ابھر کر باہر آنے کو تیار تھا۔

پانی پی کر اسنے گلاس رکھا اور پھر آئینے میں اسنے خود کا تفصیلی جائزہ لیا۔سب کچھ سہی تھا

۔

آجکل کے میک اپ بھی واٹر پروف آتے ہیں جو ایک بار لگ جائے تو پھر اِدھر سے اُدھر نہیں پھیل سکتے۔

اپنے پرس سے لپ اسٹک نکال اسنے کلر تھوڑا اور ڈارک کیا۔اسے خود کا سجا- سنورا روپ بہت پسند تھا۔

اسکا ماننا تھا کہ کسی کو پسند آئے نہ آئے مگر مجھے تو اچھا لگ رہا ہے۔اور پھر کوئی کچھ بھی کہہ دے وہ اپنے دل کی ہی کر کے رہتی تھی۔

بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اسکے منہ سے درد بھری کراہ نکلی تھی۔کمر درد سے چور- چور ہو رہی تھی۔یہ اسے اب احساس ہوا تھا۔نرم مخملی پر بیٹھتے ہوئے اسے اونگھ آنے لگی تھی۔ اور پتا نہیں کب وہ نیند کی وادی میں اسے پتا ہی نہ چلا تھا۔

www.novelsclubb.com

*****

آپ الیشبہ کو پسند کرتے ہیں؟؟؟کاشان کی پیچھے وہ بھی کچن میں داخل ہوئی۔

کیا بکواس کر رہی ہو؟؟کاشان نے غصے سے مگر دھیمی آواز میں جواب دیا۔

بکواس میں کر رہی ہوں یا آپ کر رہے ہیں۔فاطمہ نے کانپتی آواز میں کہا۔

جبکہ کاشان فریج میں پانی نکال رہا تھا۔یا پھر شائد اسسے نظر چرا رہا تھا۔

ادھر دیکھو اگر تم اسے پسند کرتے ہو جا کر بول سکتے ہو۔فاطمہ نے اب کہ کمپرومائز والے انداز میں کہا۔

ارے یار تم تو پیچھے پڑ گئی ایک ہی بات کے۔کاشان نے چڑ کہا اور گلاس پٹک کر باہر نکلتا چلا گیا۔وہ اُسے جواب نہیں دینا چاہتا تھا۔

اور فاطمہ کی آنکھوں سے بھر- بھرا کر آنسو کی لڑیاں ٹوٹ کر گری تھی۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟الیشبہ عجلت بھرے انداز میں کچن میں آئی اور فاطمہ کو مورت بنے دیکھ کر پوچھ پڑی۔

ن نن نہیں کچھ نہیں بس میرا پیٹ درد کر رہا ہے۔اسنے جلدی سے بہانہ بنایا۔

اوا چھا.... تمہیں اتنا سفر کی عادت نہیں ہے نا۔الیشبہ نے اس کہا۔

www.novelsclubb.com

ہمم۔فاطمہ کا دل اسے جواب دینے کا نہیں چاہا تھا۔

اچھا سنو.... یہ کاشان اتنے غصے میں کیوں گیا ہے؟؟؟الیشبہ اتنی بھی بے خبر نہ تھی۔

مجھے کیا پتا..... جا کر اسی سے پوچھ لو۔۔اب کے اس نے تڑخ کر جواب دیا اور کچن سے واک آؤٹ کر گئی تھی۔

- اور الیشبہ اسکے اس رویئے سے الجھ کر رہ گئی تھی

پہلے الینہ اور اب یہ ہوا کیا ہے؟؟ وہ سوچ رہی تھی۔

فاطمہ نے کچن سے باہر نکل کر الینہ کی تلاش میں نظریں دوڑائی تو اسے وہ نظر نہیں آئی

۔

اب یہ تو اور.... اسکا موڈ نہ جانے کیوں خراب ہو رہا تھا۔

اسے خود یہ وجہ سمجھ نہیں آرہی تھی۔

ایک پل میں اسے لگتا کہ کونسا مجھے کاشان سے محبت ہے یا پھر وہ مجھ سے بات کرتا ہے

...

مگر دوسرے پل اسے پانے کی تڑپ جاگ اُٹھتی۔

وہ پوزیسیو ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسکا دل ایک عجیب لے پر چل رہا تھا۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ اسکا نہیں ہو سکتا۔

نہ آج نہ ہی کل........۔

کی طرح کھڑی ہو؟الینہ پتانہیں کس کو نے statue کیاہوا؟؟؟اس طرح کیوں سے وارد ہوئی تھی۔

بات مت کرو مجھ سے۔وہ منہ پھلا کر بولی تھی۔

ارے رے اتنا غصہ.....میں کاشان کے بھائی کو منا رہی تھی کی انکے گھر آئے ہیں ہم سب۔

کیوں.....فاطمہ نے سوالیہ انداز میں ابرو اچکائے۔

گول گپے کھانے جائنگے۔الینہ نے خوشخبری سنائی۔کیا سچ میں......گول گپے کے نام پر اسکے چہرے پر وہی مسکراہٹ لوٹ آئی تھی۔

سچ میں۔الینہ نے اسے ایکسائٹڈ دیکھ کر طمانیت سے گہری سانس لی۔

www.novelsclubb.com

****

قریباً ایک یا دو بجے کھٹکے سے اسکی آنکھ کھلی تھی۔جہانگیر طوفان کے سے انداز میں روم میں یہاں-وہاں چکر لگا رہا تھا۔

وہ جلدی سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔اور گھونگٹ کو تھوڑا اور آگے کر لیا۔

جبکہ جہانگیر جو پہلے ہی خراب موڈ کے ساتھ روم داخل ہوا تھا کہ فاطمہ کو اس طرح بے خبر سوئے دیکھ اسکا دماغ بھک سے اڑا تھا۔

اسے لگا کہ وہ اسکا انتظار کر رہی ہو گی مگر یہاں تو نیندیں ہی پوری کی جا رہی تھی۔ارینج میرج میں تو یہی ہوتا ہے

جبکی فاطمہ کو اب جہانگیر کے گھورنے کے انداز دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔

اُسکی نظروں میں وہ اپنائیت والی جھلک نہیں تھی۔

ہو گئی نیند پوری۔اسکے شوہرِ نامدار نے اس سے دانت کچکچا کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

اور فاطمہ ہونق کی طرح اسے دیکھ رہی تھی۔

اسے تو لگا اسکی تعریف ہو گی مگر یہ جناب تو مرچیں چبا کر آئے ہیں۔اس نے جہان کو کچھ شاک بھری نظروں سے دیکھا۔بولی کچھ نہیں۔

سب سے پہلے یہ سب چینج کر کے آیئے آپ۔ ہمیں کچھ ضروری بات کرنی ہے۔

جہان نے خالص لکھنوئی انداز میں اسے مخاطب کیا تھا۔

کیا بات؟؟؟فاطمہ کو اندر سے کھلبلی مچ گئی ایسی کونسی ضروری بات ہے؟؟ بجائے مجھے دیکھنے کے ڈائریکٹ بات کرنی ہے۔

پہلے آپ جا کر فریش ہو کر آیئے۔ وہ صوفے پر پھیل کر بیٹھتا ہوا بولا

نیند تو ماشاءاللہ آپکی پوری ہو گئی ہے۔اس پر طنز کیا گیا۔

نہیں۔اور میں بنا منہ دکھائی لئے چینج کیوں کروں؟؟ وہ ابرو چڑھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔ کچھ دیر پہلے والا ڈر غائب ہو گیا تھا۔

جبکہ جہان کو کم سے کم 4-5 گھنٹے پہلے آئی دلہن سے اس کانفیڈینس کی امید نہیں تھی۔

اسے لگا اسکی دلہن اس بیٹھی شرما رہی ہو گی۔اور وہ اس پر روب جھاڑے گا مگر یہاں تو الٹا ہی ہو رہا تھا۔ علی نے مجھ سے غلط بیانی کی ہے کہ ایسا ویسا ہوتا ہے۔اس نے من ہی من میں علی کو القابات سے نوازا۔

نئی نویلی دلہن تو بنا جھجک اسسے منہ دکھائی مانگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

بعد میں لے لینا پہلے یہ سب تام۔ جھام تو ہٹاؤ۔اسے بھاری بھر کم کپڑے دیکھ کر الجھن ہوئی۔

مسٹر پہلے آپ مجھے میری منہ دکھائی دیجئے۔پھر میں جا کر چینج کرونگی۔وہ مضبوط لہجے میں بولی۔

افف.... دادا جی کیا مصیبت لادی میرے اوپر۔اسکا خون جل اٹھا تھا۔

اچھا یہ لو پکڑو۔اسنے اپنا والٹ اسے تھمایا تھا۔

غضب خدا کا۔اتنی ڈھٹائی۔فاطمہ کو دیکھتے اسے گہری سانس لے کر غصہ ضبط کیا تھا۔

نہیں مجھے یہ چاہئے۔فاطمہ نے اسکا والٹ دور اچھال دیا تھا۔

آپ کچھ نہیں لائے اپنی بیوی کے لئے؟؟ وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتی بولی۔

ٹائم نہیں تھا۔اتنی جلدی تو شادی ہوئی ہماری۔وہ فاطمہ کو اپنے ساتھ جوڑتے ہوئے 'ہمارے' بولا۔

www.novelsclubb.com

میری بھی تو جلدی ہوئی ہے تو کیا میں بھی ایسے ہی چلی آتی۔وہ ابرو اٹھا کر بولی

بندہ ایک چاکلیٹ ہی لے لیتا۔وہ منہ بنا کر بولی تو جہان کو ہنسی آگئی۔جسے وہ کمال سے ضبط کر گیا۔

بعید نہ تھا کہ اسکی دلہن دیکھ اسے ہی کچھ نہ کہہ دے۔

اس دن تو کافی معصوم لگ رہی تھی۔وہ ہلکا سا مسکرایا۔

-اچھا بابا کل لا دونگا دے دینا لسٹ۔پہلی بار جہان نے اتنی جلد ہار مان لی تھی

نہیں رہنے دیجئے۔اب ہمیں ضرورت نہیں۔وہ بھی اسی کے انداز میں نقل اتارتی بولی

۔

اب جلدی سے دیکھے میرا منہ چینج بھی کرنا ہے۔وہ جلدی جلدی گھونگٹ ماتھے پر

گراتے بولی۔

- اب کہ جہان اپنی ہنسی کنڑول نہیں کرسکا اور قہقہہ لگا بیٹھا

کیوں ہنسے آپ وہ پھر سے ماتھے پر لگا زرتار دوپٹہ ہٹا کر سوال کر گئی۔

کچھ نہیں۔جہان نے ہاتھ سے اپنے لب کور کئے۔

www.novelsclubb.com

پہلی بار اسے زندگی میں غصہ نہیں آرہا تھا۔

اس کی حرکتیں بچوں جیسی تھی۔وہ اُسے ڈانٹ بھی نہیں سکتا

........الٹا وہ پریشان ہو رہا تھا کہ

کہیں دلہن براہی نہ مان جائے پھر دادا جی سے کہہ دے تو اسکی شامت پکی تھی۔

اسے یاد نہیں تھا کہ کہاں وہ غلط ہوئی تھی۔

کیا قصور تھا؟؟؟

کبھی۔ کبھی اسے لگتا ہیں اسکی شکل میں کوئی خرابی ہے۔

پر آئینہ بھی اسکا ساتھ دینے کو تیار تھا۔

کیونکہ اسے لگتا کہ اچھی شکل سارے عیب ڈھانپ لیتی ہے۔ کوئی باطن کو نہیں چاہتا۔

لوگ ظاہری محبت ہر مرنے والے لوگ تھے۔

اسے خود اچھی اور خوبصورت چیزوں سے محبت تھی۔

محبت کے پیچھے بھاگتے وہ ذلیل ہوئی، رسواء ہوئی

مگر..........

محبت تھی۔

www.novelsclubb.com

......اسے پتہ تھا کہ کاشان اس سے محبت نہیں کرتا مگر

اسے کوشش کرنے تھی۔ کیا پتا وہ اسے اچھی لگ جائے۔

کیا پتا.......؟؟ وہ اسے کبھی اچھی ہی نہ لگے پھر

کیا کرے گی وہ۔

کچھ بھی کر لونگی اسکے لئے روگ نہیں لونگی۔

پھر اسے روگ گیا....... محبت کا روگ۔

ایک طرفہ محبت کا روگ۔

الینہ اسے بارہا باز رکھتی اس باتوں سے مگر اسے پرواہ نہیں تھی۔

نہ ہی اپنی عزت کی نہ ہی ماں-باپ کی۔

محبت اسے کس مقام پر لے آئی اگر اسے پتا ہوتا تو وہ لوگوں کو سبق دیتی کہ

کبھی بھی محبت نہ کرنا....... بھول کر بھی۔

محبت اگر نا قدرے سخش سے ہو جائے تو رل جاتی ہے، رلا دیتی ہے۔

وہ راتوں کو اٹھ-اٹھ کر اسکے فراق میں روتی۔

اسے ایک پل بھی چین نہ آتا۔

www.novelsclubb.com

مگر دل.......

اوف یہ دل.....۔

کاشان کو اسکی گرل-فرینڈ کے ساتھ دیکھ کر اسے کوئی احساس نہیں ہوتا تھا۔

نہ ہی جلن، نہ حسد۔

..... بلکہ وہ تو اسے خوش رہنے کہ دعائیں دیتی کہ

مجھے نہیں نصیب یہ محبت مگر تمہیں تو حاصل ہے

اسے یقین تھا کہ ایک وقت ایسا آیئے گا جب اسے بھی محبت حاصل ہو گی

.....کامل یقین خود پر

اپنے رب پر......۔

محبت تھی وہ منع نہیں کرتی مگر اسے اپنے وقت کا انتظار تھا۔

******

ٹھنڈی کی شامیں اسی طرح اداس-اداس تھی۔

شام کے وقت ایسا لگتا کہ برفیلے بادل نیچے اتر آئے ہوں۔

ٹھنڈ میں صرف کمبل میں گھس کر بیٹھنے کا من کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

مگر وہ سب بیٹھنے کے لئے اتنی دور تھوڑی نہ آئے تھے۔

...کاشان سے ضد کر کے انہوں نے اسے تیار کیا تھا کہ آج باہر چلتے ہیں کہیں

اور حیرت کی بات وہ تیار بھی ہو گیا تھا۔ عموماً اگر اسے کوئی فرمائش کی جاتی تو انکار کر دیتا

۔

وہ سب بھی جلدی۔جلدی تیار ہونے لگیں تھی کہ کہیں اسکا ارادہ بدل نہ جائے۔

فاطمہ نے لانگ فراک پہننے کا سوچا جس کے اوپر ریڈ کلر کا اوپن سویٹر تھا۔

اور بلیک بینی کیپ میں کھلے بالوں کے ساتھ بہیت کھلی۔کھلی لگ رہی تھی۔

ٹھنڈ کی وجہ سے اسکی ناک اور گال سرخ سیب کی طرح لال تھے۔یوں تو وہ کوئی

خوبصورت نہیں تھی مگر اسے خود کو بنا کر رکھنا آتا تھا۔

الینہ نے وائٹ کلر کے جمپ سوٹ میں لانگ کارڈیگن پہنا تھا۔

باقی سب بھی کچھ اسی طرح تیار ہوئے تھے کہ پکچر کلک کرینگے۔

کاشان اور فرمان کو تو جیسے ٹھنڈ کا اسر نہیں ہو رہا تھا۔

پلین بلیک شرٹ اور جینز میں شوز پہنے انکی تیاری مکمل تھی۔

کہاں چلا جائے؟کاشان نے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

آپ کا شہر ہے کہیں بھی گھما دیجیئے۔الیشبہ نے چہکتے ہوئے کہا۔

ارے تو میرا شہر ہیں مگر پسند تو الگ۔الگ ہے۔اب میں آپ لوگوں کو فوٹبال فیلڈ میں

تو نہیں لے جا سکتا۔کاشان نے مزاحیہ انداز میں جواب دیا۔

تم سب کو چلنا کہاں ہے؟ فاضیہ نے ہوچھا کہ وہ سب بحث کرتے رہ جائنگیے اور رات ہو جائیگی۔

وہاں جہاں اچھے -اچھے اسٹریٹ فوڈ ملتے ہوں۔فاطمہ نے فوڈ لفظ پر زور دیتے کہا۔

ہاں اسپیشیلی جہاں گول -گپے ملتے ہو۔الینہ نے کہا تھا۔

نہیں- نہیں مجھے نہیں پسند یہ سب۔الیشبہ نے منہ بنا کر کہا۔

تم سے پوچھا ہی کس نے۔الینہ نے فاطمہ کے کان میں کہا اور دونوں تالی مار کر ہنس دی تھی۔

اچھا لڑو مت۔پارک چلتے ہیں -وہاں سب ملے گا۔کاشان نے جلدی سے اپنا ارادہ بتایا۔

ان سب سے بعید نہ تھا کہ یہیں کھڑے ہو کر لڑنا شروع کردیتے۔

یوں یہ قافلہ آگے گاڑی میں ٹھنس-ٹھنسا کر چل دیے۔

www.novelsclubb.com

*****

اسکی عادت تھی ہمیشہ تہجد میں اٹھنے کی۔یہ عادت بنانے کے لئے اسے کیا کیا جتن نہیں کرنے پڑے تھے۔

پھر بھی کبھی۔ کبھی اسسے بھول چوک ہو جاتی تھی۔

مگر فلحال وہ آج نئی جگہ پر تھی۔اسے نہیں پتا تھا کہ یہاں کے لوگوں کے اطوار کیسے تھے۔

اسکی آنکھ کھلی تو اسنے سب سے پہلے گھڑی کی تلاش میں نظریں دوڑائی جو کہ سامنے تھی مگر کمرے میں نیلگوں اندھیرے کی وجہ سے نظر نہیں آئی۔

یکایک اسکے حواس بیدار ہوئے۔

اسے یاد آیا رات کو وہ اپنے میاں سے منہ دکھائی کے لئے لڑ رہی تھی۔

اسے شرمندگی نے آگھیرا کہ کیا سوچتے ہونگے وہ اسکے بارے میں۔ مگر پھر شان بے نیازی سے سر جھٹکا کہ سوچتے ہیں تو سوچتے رہیں۔ دھیرے سے کھسکتے ہوئے وہ بیڈ سے اترنے لگی۔

www.novelsclubb.com

ایسے ہی تھوڑی نہ انکی بات مان لیتی کم سے کم منہ دکھائی کا تحفہ تو میرا حق تھا۔دینا چاہئے تھا۔

بھاری گرارے کو سنبھالتے ہوئے وہ کھڑی ہونے کہ کوشش کرنے لگی جو کی اسکے وزن سے کافی بھاری تھا۔

جیسے تیسے ٹٹولتے اسنے بیڈ کے سائڈ لگا لیمپ جلایا تو کمرے میں وائٹ روشنی سی پھیل گئی

۔

سامنے ہی صوفے پر جہان اڑا-ترچھا لیٹا تھا۔

اس پر ایک نظر ڈالتی واشروم کی طرف بڑھ گئی.... کہ جلدی سے چینج کر کے پہلے نماز پڑھتی پھر ان موصوف سے بھی دو-دو ہاتھ کرنا ہے۔

کمرے میں ہلکا سا اجالا ہونے کہ وجہ سے جہان کی بھی آنکھ کھل گئی کیونکہ وہ ہمیشہ سے کالے اندھیرے میں سونے کا عادی تھا۔ نظر اٹھا کر دیکھا تو دلہن بیڈ سے ندارد تھی۔

یہ کہاں گئی؟؟؟!اسکی نیند بھک سے غائب ہوئی۔ جھٹکے سے اٹھتے ہوئے وہ پوری طرح سے بیدار ہو چکا تھا۔اور آنکھ مسلتے ہوئے اُسکا انتظار کرنے لگا۔

تبھی واش روم کے دروازے سے وہ وارد ہوئی۔

www.novelsclubb.com

نہا دھو کر تازہ فریش سی اسکے انداز سے ایسے لگا جیسے وہ برسوں سے یہیں رہتی آئی ہو۔

پانی کی بوندیں اسکے چہرے پر نمایاں تھی۔

گندمی رنگت میں اسکا چہرہ بنا کسی میک اپ کے چمک رہا تھا۔اسکو دیکھتے ہوئے اسے اس سے بات کرنے کا دل کیا۔

جہان کو اس لڑکی کو جاننے کا تجسس ہوا۔جو کی اب اسی دسترس میں تھی۔

مگر پھر بھی پتا نہیں کیوں اس کی پہنچ سے دور تھی۔

فاطمہ نے جائے نماز کی تلاش میں نظر دوڑائی مگر وہ اسے نظر نہ آیا۔

بلکہ صوفے پر بیٹھا جہان کا لگاتار اسے دیکھنا اسکی دھڑکنیں بڑھا گیا۔

جائے نماز کہاں ہے؟؟آخر میں اس سے وہ پوچھ بیٹھی۔

آں ہاں.....وہ ایک ٹرانس سے باہر آیا۔جیسے وہ یہاں بیٹھ کر بھی کہیں گم تھا۔

رکو لیکر آتا ہوں۔وہ اٹھ کر باہر چلا گیا۔

اور وہ ویسے ہی کھڑی اسکا انتظار کرنے لگی۔

اور اگلے ہی پل وہ آن وارد ہوا۔

سنئے......اسکے ہاتھ سے جائے نماز تھامتی ایک بار اسے مخاطب کر بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

ہمم.....وہ شائد کم بولنے کا عادی تھا۔اسی لئے ایک یا دو لفظی ہی جملہ یوز کر رہا تھا۔

میری ایک بات مانینگے۔وہ اس پر حق جتا رہی تھی اور اسکی آواز میں اپنائیت تھی

بولئے؟؟جیا نگیر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

جبکہ انگلیاں مروڑتی وہ اب ڈر گئی کہ کہیں ڈانٹ ہی نہ دیں۔

آپ کچھ کہہ رہی تھی مسز جہانگیر۔وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتا بولا۔اس کے دماغ میں علی کی باتیں تھی کہ کیا پتہ آنے والی آکر اسے بدل دے کیونکہ وہ دل سے برا نہیں ہے اور نا ہی پتھر کا ہے۔اور اس وقت اسے اُسکی کہی بات سچ ثابت ہو رہی تھی یا ہونے والی۔

یہ تو طے تھا کہ اسکو ہمیشہ سے تلاش تھی ایک ساتھی جو اسکے ساتھ رہے اُسکی خوشی میں غمی میں۔

یہ اتنا بھی مشکل نہیں تھا،اسے خود کو امپروو کرنا تھا اور سب سے بڑھ کر وہ خود یہ کرنا چاہتا تھا۔بہت کاٹ لی تھی تنہائی اور یہ دکھ۔

دل کی خواہش کو قربان کر کے خود کے لئے کرنا چاہتا ہے۔

نہیں کچھ نہیں....وہ انکار کرتی بیڈ کے سائڈ تھوڑی دوری پر میں جائے نماز بچھانے لگی۔

اوکے وہ کندھے اچکا کر واپس صوفے پر سونے کے لئے لیٹنے ہی لگا تھا کہ وہ پھر اسے آواز دے گئی۔

وہ میری ایک وش تھی۔فاطمہ نماز کے انداز میں دوپٹہ باندھتی بولی۔وہ میں نے ناول میں پڑھا ہے کہ ہیرو ایسا کرتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

جہان نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا۔

میری وش تھی کی میری جس سے بھی شادی ہو ہم اپنی زندگی کا آغاز نماز کے ساتھ کریں۔

جہان کو اس پر حیرت ہوئی۔اُسنے اَپنی آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا۔

آج کے زمانے میں ایسی بات کرنی والی۔جبکہ آجکل لوگ اسلامی سے زیادہ دنیاوی چیزوں کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ مگر محترمہ تو ناول والا سین کریٹ کرنا چاہ رہی تھی۔وہ اُسکے ناول کا حوالہ دینے پر ہلکا سا مسکرایا۔

کر سکتے ہی آپ ایسا؟؟وہ پھر بولی تھی۔

ہمم۔وہ اچانک اٹھ کھڑا ہوا۔

ویٹ فارمی۔وہ اسے وہ اسے رکنے کا کہہ کر واش روم میں گھس گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور پھر کچھ منٹ میں وضو کر کے باہر آیا تھا۔

آپ بھی کیا یاد رکھینگی۔وہ فاطمہ کو مخاطب کر کے نرم آواز میں بولا تھا۔

نہیں آپ دل سے کرئے احسان کرنے کی ضرورت نہیں۔وہ اچانک ترشی سے بولتی رخ موڑ گئی۔

جبکہ جہان اسکے اچانک موڈ سوئنگ پر حیران ہوا اور پھر جا کر اپنے لئے ایک اور جائے نماز لیکر آیا کیونکہ مسز تو غصہ ہو گئی تھیں۔

اور پھر اپنی زندگی کے پہلے دن کا آغاز اس نے اپنے ہمسفر کے ساتھ اس طرح شروع کیا

۔

جو کہ اس کے رب نے اسکے نصیب میں لکھا تھا۔

****

عون کو ساری رات اسی ایکسائیٹ منٹ میں اور ہیجان میں نیند نہیں آئی کہ پتا نہیں ماموں فاطمہ اپنی کے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ پتہ چلے غصّہ وغیرہ کے دیے تو کیا امپریشن پڑے گا اُن کے گھر والوں کا اس پر۔

وہ صبح کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا۔

اور پھر فائنلی جب صبح کا اجالا پھیلا تو اسکی جان میں جان آئی۔

وہ بنا منہ دھلے تیر کی تیزی سے باہر نکلا تھا۔اور پھر اسنے انشراح کو اٹھایا تھا کہ اسکی مدد کے بنا کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔

جبکہ انشراح اتنی صبح نیند خراب ہونے پر اسے فالتو القابات سے ہی نواز سکتی تھی۔

عون کی ڈیوٹی تھی اسکی فرینڈز کے گھر اسے ڈراپ کرنا اسکی ہر فرمائشیں پوری کرنا۔ اسے وہ نا کر ہی سکتی تھی۔

اس وقت بھی آدھی کھلی آنکھ کے ساتھ وہ اسکے پیچھے چلی آئی تو تھی مگر اسے آکورڈ لگ رہا تھا کی پتا نہیں مامی کیا سوچینگی اس کے بارے میں۔

سب سے بڑھ کر ماموں ہی کچا چبا جائنگے۔

عون کو پتا تھا انشراح کسی بھی پل اسے دھوکا دے سکتی ہے۔

مگر رسک لینا ہی تھا۔کچھ اسکے طبیعت ہی ایسی تھی کی بنا کوئی حرکت کرے اور جہان کی ڈانٹ سنے بنا اسکا دن ہی نہیں گزرتا تھا اسلئے اسے کچھ خاص فرق نہیں پڑتا تھا۔

اس وقت بھی وہ دونوں ڈرتے ڈرتے جہان کے روم کے سامنے کھڑے ہی تھے کہ اچانک جھٹکے دروازہ اوپن ہوا۔

دونوں کے ہاتھ ہوا میں معلق تھے۔

سامنے فاطمہ سمپل سی لانگ شرٹ اور پہنے فریش سی کھڑی تھی۔

وہ بھی ان دونوں کو سامنے دیکھ کر کنفیوز ہو گئی۔

عون کو وہ جانتی تھی پہلے سے مگر انشراح سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔

وہ مجھے بھوک لگی ہے تو میں خود ہی۔۔۔وہ اپنی صفائی میں جواز پیش کرنے لگی۔

وہاں آپنے تو کل اچھے سے کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔عون کے کہنی مارنے پر انشراح اپنا ہاتھ مروڑتی بولی۔

پر آپ کیوں باہر آگئی ہم ہیں نا۔عون سے سعادت مندی دکھائی اور اپنائیت سے کہا۔

آپ بیٹھیے ابھی یہ بلی لاتی آپ کا بریک فاسٹ۔انشراح اس کے بولنے پر چڑ سی گئی۔کم از کم تھوڑی تو تمیز دکھادو۔چشمہ درست کرتے ہوئے اسے گھورا اور پلٹ گئی

ارے نہیں میں کچھ زیادہ نہیں کھاونگی۔وہ انشراح کو جاتے دیکھ منع کرتے بولی۔

www.novelsclubb.com

تو پھر......انشراح سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتی بولی۔

میں چلتی ہوں کچن میں ویسے بھی میں بور ہی ہونگی اکیلے کمرے میں۔

نماز پڑھنے کے بعد جہان واپس بیڈ پر دراز ہو گیا تھا مگر اسے نیند نہ آئی۔

پچھلے ایک گھنٹے پل لیٹ کر کروٹ بدلتے وہ نیند کی دیوی کی منتیں کر رہی تھی۔ کچھ بھوک بھی لگی تھی۔

پھر مجبوراً خود ہی اٹھ کر باہر نکلی تو سامنے ان دونوں کو دیکھ ہمت پست ہو گئ تھی۔

مگر پیٹ کی گڑ- گڑ کو زیادہ دیر تک نہیں سہہ سکتی تھی۔

اوکے ہمیں تو کوئی پرابلم نہیں مگر دادی یا امی کو برا لگ جائے گا۔ عون نے وارننگ بھی دی۔

ارے نہیں اگر کچھ کہینگی تو میں ایکسیوز کر لو نگی۔ فلحال تو لے کر چلو۔ عون کو وہ بلکل ازلان کی طرح ٹریٹ کر رہی تھی۔

مگر انشراح سے تھوڑی جھجک تھی جو کہ کچن تک جاتے- جاتے دور ہو گئ تھی۔

آپ کو کوئی ہیلپ چاہیے تو مجھے بلایئے گا۔ انشراح نے بڑی بی بن کر جواب دیا۔

جس پر عون ہنس پڑا۔ فاطمہ بھی ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ انکی بحث سننے لگی جس میں زیادہ تر عون ہی بولے جا رہا تھا۔

تم چپ رہو باگڑ بلے۔ اُسکی کسی بات پر اعتراض کرتے انشراح نے پنجے تیز کئے۔

www.novelsclubb.com

دیکھا آپی۔اب آپ بتایئے کون جنگلی ہے۔عون نے کاؤنٹر سے تھوڑا دور کھسک کر کہا ۔انشراح سے نہ بعید تھا کچھ بھی اٹھا کر مار سکتی تھی۔

ہونہہ۔یہ آپی کیا ہوتا ہے۔وہ اسسے سوال کرنے لگی۔

آپی واپی نہیں چلے گا۔ماہی بولو۔انشراح کی بات سن کر اسکی کان کے لویں سرخ ہوئی۔

ہاں جب میرا من کرگا تب بولونگا۔

اور آپ کا من کب کرے مسٹر عون؟سوال کیا گیا۔

مگر یہ انشراح کی آواز اتنی مردانا کیسے ہوگئ؟؟وہ کنفیوز سا پیچھے مڑا۔

جہان کو دیکھ کر اس نے دانتوں تلے اپنی زبان دبائی۔

اسکی نیند کافی کچی تھی اسلیئے وہ پوری طرح سے سو نہیں پایا اور اٹھا تو اسے فاطمہ روم میں نظر نہیں آئی تھی۔واشروم کا دروازہ باہر سے بند تھا۔اسکی تلاش میں وہ باہر نکلا تو اسے کچن سے آوازیں آئی۔

www.novelsclubb.com

فاطمہ کچن کاؤنٹر کے سائڈ میں اسٹول پر بیٹھی تھی۔عون اور انشراح بریک فاسٹ کا سامان پلیٹ میں نکال کر وہیں کاؤنٹر پر رکھ تھے۔ایک خوش باش فیملی کا منظر۔

غالباً سب ہو چکا تھا۔ بس انشراح ہاتھ میں آملیٹ کا آمیزہ لیکر آئل گرم ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔

بولئیے کب آپ کا من کہے گا۔ جب وہ طنز کرتا تو اسکا لہجہ خالصتاً مہذب ہو جاتا۔ اپنی شرٹ کی آستینوں کو موڑ کر کہنی تک اوپر کر کے بٹن لگاتا وہ کچن اسٹول پر بیٹھا تھا۔

جب فاطمہ آپی کہینگی۔ کیوں آپی ؟ اسنے فاطمہ کی تائید چاہی۔

جب کہ فاطمہ اس وقت منہ چرانے میں بزی تھی کہ کیا سوچتا ہو گا وہ اسکے بارے میں۔ ابھی چند ہی گھنٹے کہ دلہن اور اتنی بے تکلفی۔

انشو میرے لئے اچھی سی کافی بنانا۔ اسنے آرڈر دیا صرف آپی اور انشراح سے ہی وہ پیار سے بول سکتا تھا اور کسی سے بولتے ہوئے اسے کانٹے لگتے تھے۔

جی ماموں مگر پہلے مامی کو بریک فاسٹ دے دوں انہیں بہت بھوک لگی ہے۔ وہ مصروف سی اسپیچلا کی مدد سے آملیٹ پلٹتی بولی۔

اب کی فاطمہ شرمندگی سے برا حال ہو گیا تھا۔ افف کیا سوچتے ہونگے میرے بارے میں یہ۔ وہ گردن جھکا کر بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہاں تو لاڈ صاحب آپکے پیپرز کی تیاری ہو گئی۔اسنے عون سے پوچھا جو اس قدر گم ہو کر کافی پھینٹ رہا تھا جیسے اسسے دلچسپ کوئی کام ہی نہ ہو۔

آپ اس سے پڑھائی کے بارے میں مت پوچھئے۔انشراح نے لقمہ دیا۔

ارے ماموں آپ اس وقت اپنے امتحان میں وقت دیجئے۔عون سے شرارتی نظروں سے جہان کو دیکھتے فاطمہ کی طراف اشارہ کیا تھا۔

وہ جھینپ گئی۔ابکی بار اسنے دوپٹے کی اوک سے اپنا چہرہ ڈھکا۔جہان کو صرف اسکی سائڈ فروفائل دکھ رہی تھی۔

لیجئے آپ لوگ ناشتہ شروع کریئے۔انشراح نے انکے آگے گرم گرم پراٹھا اور آملیٹ رکھا۔

مامی ناشتہ کے بعد ہم نے پارلر جانا ہے۔آپ ریڈی رہیے گا۔

www.novelsclubb.com

اوکے۔وہ سر جھکا کر ناشتہ کرنے لگی تھی۔

پھر اسکے بعد خالص لڑکیوں والا ٹاپک شروع ہو گیا تھا۔عون کو تو جیسے ہر ٹاپک میں حصہ لینا تھا پر وہ بور ہو کر وہاں سے اٹھ گیا تھا۔

کافی روم میں بجھوا دینا۔پھر سے یاددہانی کر کے وہ چلا گیا تھا۔

ناشتا کر کے عون بھی اب وہاں سے اٹھ گیا تھا۔

اسے اب عالمگیر کو اٹھا کر ہال میں پہچنا تھا۔ ولیمہ کا فنکشن رات میں ہونے والا تھا۔

انشراح نے ایک ہاتھ سے کافی پھینٹی کی ماموں کو زیادہ دیر تک بیٹ کی ہوئی کافی اور زیادہ دیر تک کھولائی چائے پسند تھی اور اسکا دوسرا ہاتھ ناشتہ کرنے میں بزی تھا ہاتھ کے ساتھ ساتھ زبان بھی چل رہی تھی۔ وہ دلچسپی سے اسکی باتیں سن رہی تھی۔

کافی بنا کر وہ ٹرے میں رکھ ہی رہی تھی کہ اسے نانو آواز دینے لگی۔

مامی پلیز آپ یہ کافی روم میں دے دیجئے ماموں کو۔ وہ جلدی جلدی کرتی باہر نکل گئی۔ وہ کنفیوز سی بیٹھی رہ گئی کچھ پل بعد مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق اسنے کافی کا ٹرے ہاتھ میں لے لیا۔

جہان اس وقت اپنا لیپ ٹاپ گود میں رکھے کوئی میٹنگ کر رہا تھا۔ کوئی بھی مصروفیت ہو بزنس کے لئے اسکے پاس وقت ہی وقت ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسکو اپنا بزنس کافی دور تک پہچانا تھا اور اس وجہ سے وہ دن رات جتا رہتا تھا۔

فاطمہ کو کافی لاتے دیکھ اسکی براؤن آنکھیں حیرت سے پھیلی لیپ ٹاپ پر تھرکتی اُنگلیاں ایک پل کو رکی تھی۔

فاطمہ نے ٹرے سینٹر ٹیبل پر رکھ دیا۔

سنو.......جہان نے اسے پکارا۔

ادھر آؤ...اسنے فاطمہ کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

فاطمہ کی ہاتھوں سے پسینے چھوٹ گئے تھے۔ مگر پھر بھی ہمت کر کے وہ صوفے کے دوسرے سائڈ بیٹھ گئی۔

کھا نہیں جاونگا،اتینا کیوں ڈر رہی ہو؟؟؟ جہان نے شرارتی نظروں سے اسے دیکھا۔

نہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔بلآخر وہ ہمت کر کے بول ہی اٹھی۔

اتنا بھی کیا ڈرنا....اسنے خود کو سرزنش کی۔

میں آپ سے کیوں ڈرنے لگی؟؟ وہ ابرو اٹھا کر بولی۔

بالوں کی لٹیں چہرے کا بے شرمی سے اطراف کر رہی تھی جہان کی نظریں اسکے بالوں میں گھوم رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسے لڑکیوں کے اوپر چھوٹے بال پسند تھے۔

فاطمہ کا ہیئر اسٹائل بچپن سے ایسا تھا۔اسکے گھر والے کتنا کہتے لمبا بال لڑکیوں کا آدھا حسن ہوتا ہے۔ مگر وہ اپنے بال چھوٹے ہی کروا کر رہتی۔

ہاں مجھے پتا ہے آپ بہت بہادر ہیں۔ کہہ کر وہ اسکے قریب ہوا تھا۔کچھ شوہر ہونے کے ناطے اُسکے انداز میں حق آگیا تھا جس بارے میں وہ خود کو روک نہیں پا رہا تھا اور خود کو سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

وہ اتنے قریب تھا کہ وہ اسکا چہرہ چھو سکتی تھی۔

کچھ پل اسکو غور سے دیکھتا وہ اُسکے نقشے کو یاد کر رہا تھا۔ مگر اسکے چہرہ غائب ہو کر از وہ کا چہرہ جھلکا تھا۔ مگر کیا فائدہ..... جہان گویا ہوا۔اس کے لہجے میں دکھ اور طنز اور تمسخر کیا کیا نہ تھا۔

خیر تم مجھ سے کوئی امید مت رکھنا...اسنے کڑے لہجے میں کہا تھا۔

کیا مطلب۔وہ آنکھوں کے ذریعے اس سے سوال کرنے لگی

جہان اب جھٹکے سے اس سے دور ہوا تھا۔اس کے رکی سانسیں بحال ہوئی۔

آئی تھنک کی تم اتنی مجبور ہو کی تمھیں لوگوں کے رویے سمجھ میں آتے ہونگے۔

لوگوں کے رویے مجھ سے زیادہ کوئی نہیں پہچان سکتا۔آپ کو جو بھی بات کرنی ہیں آپ کھل کر کریئے۔یہ پزل اور رڈل میری سمجھ میں نہیں آتے۔

ہم بات تو آپ سے کرنی ہی ہے مگر ابھی وقت نہیں۔ وہ گہری سانس لیتا خود کو سنبھالتا بولا

تمہیں کیا چاہیئے تھا منہ دکھائی میں ؟ اسنے بات پلٹ دی۔

کچھ بھی نہیں۔ آپ اپنی خوشی سے لائے نہیں کچھ اب مجھے نہیں چاہیئے۔ رخ موڑا۔

اوہو..... اتنا غصہ.... وہ اسے دیکھ کر ہنسا۔ میں دے بھی نہیں رہا۔

جبکہ فاطمہ اس کے پل میں تولہ پل میں ماشہ لہجے سے اب ڈر رہی تھی۔

کیا پھر اسکی زندگی میں کوئی امتحان ہونے والا تھا۔

یا پھر کوئی آزمائش۔

کیا جو ریئل میں یا کہانیوں میں ہوتا ہے نامراد شوہر اور اسکی نارسائی کی کہانی تو کیا وہ جہانگیر کے لیے بھی ایک چاہے جانی والی عورت نہیں بلکہ ایک مہرہ بن کر آئی جس سے وہ اپنی کمی اپنے اندر کی تشنگی اپنا ادھورا پن اُسکی شخصیت کو ٹارچر کر کے پوری کریگا۔

پل ہی میں اس نے اپنا سناریو سوچ لیا تھا۔

اچھا اب پلیز تم جاؤ یہاں سے میں ڈسٹرب ہو رہا ہوں جہان نے اسے کمرے سے جانے کا کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ڈرنا تھا یا بولنا تھا۔۔۔۔۔۔۔اُسنے خود سے پوچھا۔

میں نہیں ڈرونگی نہ ہی میں پیچھے ہٹونگی۔اسنے پر عزم سے خود کو تسلی دی۔

میں کیوں جاؤں؟؟؟؟؟فاطمہ نے جہان نے سوال کیا تھا۔

یہ میرا کمرہ ہے اور اگر آپ اتنا ہی ڈسٹرب ہو رہے ہیں تو خود اٹھ کر جائیں۔کہہ کر اسنے پلٹ کر جہان کا چہرہ نہیں دیکھا جو اس وقت غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا۔

تم.......سمجھتی کیا ہو خود کو جھٹکے سے لیپ ٹاپ بند کیا گیا تھا۔اس کا اسکو یوں جواب دینا غصہ دلا گیا۔از وہ بھی تو ایسے جواب دیتی تھی اس کی شخصیت کو نہیں گردانتی تھی۔

تو کیا فاطمہ بھی ایسی ہی ہوگی۔اس نے اپنے من میں سوچا۔۔۔۔۔مجھے چھوڑ دے گی۔

اور اگلے ہی لمحے اسکے گداز کلائی اسکے ہاتھ میں تھی۔

اسے لگا اسکا خون رک جائیگا۔

www.novelsclubb.com

جہان سرخ آنکھ لئے غصے سے اسے گھور رہا تھا۔

.......پلیز.....اس نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی

مگر بے سود.....۔

پلیز جہان.......اب کی تکلیف کے مارے اسکی آنکھوں سے آنسو چھلک گئے تھے۔

ٹاکسک شوہر اور معصوم بیوی پہلے کبھی کا پڑھا دماغ میں آیا۔ جہاں لڑکی پر ظلم ہوتا تھا اور وہ چپ رہتی ہے مگر وہ فاطمہ ہے۔ فاطمہ اپنے لئے لڑنا جانتی ہے۔

اسنے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی۔

اسکی آنکھوں سے آنسو کی بوندیں ٹپکتے وہ گم سم سی کیفیت سے باہر آیا۔

کیا ہوا؟.... وہ جلدی سے فاطمہ کا ہاتھ چھوڑ کر بولا۔

ریلیکس.... وہ اب اسکے ہاتھوں کو اپنے لبوں کے پاس لے گیا تھا۔

فاطمہ کے خوف کے مارے ہاتھ پاؤں چھوٹ رہے تھے۔

وہ اسے شاکڈ بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ اسکے ہاتھ ابھی بھی اسکی ہتھیلیوں کی قید میں تھے۔

یہ کیسا روپ تھا اسکا؟؟

www.novelsclubb.com

کیا جہانگیر ایک narcissist تھا۔ جو ایک ہی پل میں کئی روپ بدل سکتا تھا۔

اسے لگ رہا تھا جیسے جہانگیر کا یہ کوئی دوسرا الوژن کھڑا تھا۔

ایک پل میں اسے تڑپانے والا اب اسکے ہاتھوں کو دیوانوں کی طرح تھامے کھڑا تھا۔

فاطمہ! جہانگیر نے سرگوشی کے لہجے میں اسے پکارا۔

وہ اسے دیکھنے لگی۔وہ ہایئٹ میں اسے پورے دو فٹ بڑا تھا۔اسکے سامنے وہ کافی چھوٹی سی نظر آرہی تھی۔

وہ بلکل چھوٹی بچی کی طرح لگ رہی تھی ڈری سہمی سی

تم بھی مجھے چھوڑ دو گی؟؟وہ سوالیہ نظروں نے اسے دیکھ رہا تھا۔اسکی آنکھوں میں خوف نمایاں تھا۔

نہیں....وہ اپنی گردن دائیں-بائیں گھماتے بولی۔وہ اُسے اپنی طرح لگا تھا۔

محبت کا متلاشی۔۔۔۔۔وہ روک نہیں پائی خود کو۔

آپکو ایسا خیال کیونکر آیا؟؟؟وہ سرخ آنکھیں اٹھا کر بولی۔

کچھ نہیں۔وہ اسکا ہاتھ چھوڑ کر باہر نکلتا چلا گیا۔

جبکہ فاطمہ کو لگ رہا تھا اسکا ہاتھ ابھی بھی اسکی تپش سے جل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ کیا ہوا تھا اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔

وہ بھاگنے کے انداز میں واش روم میں داخل ہوئی تھی۔اور دروازے کو لاک کر کے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔

وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی آنسو کی بوند اُسکے ہاتھوں پر گری تھی اور اسکے ہاتھوں میں جہانگیر کے لمس کا احساس رہ گیا تھا۔اب وہ آنسو بہاتی آئینے کے سامنے آکر اسمیں اپنے سجے سنورے عکس کو دیکھ رہی تھی۔

لوگ تو کہتے ہیں کہ شادی بعد محبت ہو جاتی ہے،ایک ماننے والا انسان مل جاتا ہے مگر یہاں تو کچھ اور تھا۔

کیا وہ یہاں بھی خالی ہاتھ رہ گئی یا پھر اسے ایک کوشش کرنی تھی۔

اپنا گھر بچانے کی یہ تو طے تھا کہ وہ جہانگیر کو نہیں چھوڑ کر جا سکتی اس میں اس کی رسوائی تھی۔یا پھر وہ چھوڑ دے۔۔۔۔۔۔۔

وہ تو اسکا ہو گیا تھا۔اُسکا رشتا اس سے بنا تھا اللہ نے بنایا تھا کیسے چھوڑ دے۔وہ چپ چاپ سوچے جارہی تھی

www.novelsclubb.com

کیا تھا یہ احساس وہ کیوں ایسا بیہیو کر رہی تھی؟؟؟اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔

کیا دل میں نئے جذبات اٹھنے شروع ہو گئے تھے۔

یہ پھرسے بھی کوئی نیا کھیل تھا۔

یا پھر

اسکے دل کے ٹوٹنے کا ایک نیا سفر تھا۔

******

آجکل اسکا وقت زیادہ تر الیشبہ کی طرف گزرتا تھا۔پڑھائی کے بہانے دونوں گھنٹوں ادھر -ادھر کی بات کرتی۔

پھر جب فاطمہ کے گھر سے ازلان اسے بلانے جاتا تبھی جاتی۔

اسے لگتا کہ الیشبہ اس کی سول میٹ ہے وہ دوستی جو علینہ سے نہیں تھی اس سے ہو گئی تھی جس سے مل کر وہ ساری باتیں جو وہ سب سے چھپا کر رکھتی ہے اس سے شئیر کر سکتی ہے۔

الیشبہ بھی اسے دوستوں کی طرح چاہنے لگی تھی۔مگر ان کی دوستی زیادہ عرصہ تک نہیں چل سکی۔

www.novelsclubb.com

اسے یاد تھا آج بھی وہ وقت جب کاشان کو کوئی اور لڑکی پسند آگئی تھی۔

وہ سب بیٹھے کمرے میں ہمیشہ کی طرح مستیاں کر رہے تھے۔ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچ رہے تھے۔

جب فاطمہ ایک اجنبی لڑکی کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی تو سب کی نظریں آنے والی پر ٹھہر گئی۔

یہ میری نئی دوست ہے۔حورین۔فاطمہ نے ساتھ والی لڑکی کا نام بتایا تو سب اسے سلام کرنے لگے۔

یار تم کتنی دوستی کرتی ہو؟روز نئی دوست۔۔۔۔۔۔کمرے میں کسی نے پوچھا۔

ہاں تو میرا نیچر ہی فرینڈلی ہے وہ اترا کر بولی۔

کاشان نے اسے چپکے سے اشارہ دے کر بلایا۔

www.novelsclubb.com

تم سب سے ملو میں آتی ہوں وہ حورین سے بولتی اتراتے ہوئے آگے بڑھی۔

کیا ہوا؟وہ خوشی-خوشی اسکے پاس بڑھ گئی۔

کون ہے یہ؟وہ حورین کو اک ٹک نہارتے ہوئے بولا۔

تھی بھی وہ بہت پیاری اور اسکی شخصیت کا خاصا اسکا کانفیڈنس بھرا لہجہ تھا۔جو ایک پل میں ان سب کو امپریس کر گیا۔

میری دوست ہے۔وہ شانے بے نیازی سے اسے بتانے لگی۔

وہ تو مجھے بھی دکھ رہا بدھو۔کاشان نے اب کہ دانت پیس کر بولا۔

میری دوستی کرواؤ۔اسنے ہمیشہ کی طرح دھونس بھرا آرڈر دیا۔

کیوں.....؟؟الینہ اور الیشبہ جو کان لگا کر اسکی باتیں سن رہی تھی۔اچانک سے چیخ کر بولی تو دونوں ہڑبڑا گئے۔

کاشان نے اپنے لبوں پر انگلی رکھ کر اسے چپ رہنے کا اشارہ دیا۔

تم دونوں بہت خراب ہو۔وہ منھ بگاڑ کر الٹا انہیں ڈانٹنے لگی۔

اب کیا کر دیا؟؟الینہ تقریباً کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑنے والے انداز میں اسے گھورنے لگی۔

www.novelsclubb.com

فاطمہ نے فلحال بحث کا ارادہ موقف کیا۔

میں کب سے تم دونوں کو ڈھونڈ رہی چلو کھانا کھانے۔وہ حورین کا ہاتھ پکڑ کر ان دونوں کو باہر آنے کا اشارہ کرنے لگی۔

جبکہ کاشان سائڈ میں آنکھوں کے زریعے اس سے کہہ رہا تھا کہ اسکا کام ہو جانا چاہئے ۔وہ بس اسے دیکھ کر مسکرا دی۔اور انگوٹھے سے ڈن کا اشارہ کیا۔

اسکی تھوڑی سی توجہ میں وہ اسمان کو چھونے پر تھی۔اُسنے ایک پل میں یہ بھی نہیں سوچا کی وہ کیوں اس لڑکی سے دوستی کرنا چاہ رہا ہے؟

پھر وہ اُن سب کی طرف باتوں میں متوجہ ہو گئی

چلو کھانا کھاتے ہے۔میں ہاتھ دھل کر آتی ہو۔

شکر ہے آپکو دھیان تو آیا مہارانی صاحبہ علینہ جو اسکے ساتھ -ساتھ ہی چل رہی تھی بولی ۔

تم لوگ نہ زیادہ منھ نہ بناؤ۔وہ سر گوشی میں بولی۔

ابھی گیسٹ ہے جب چلے جاینگے تب بتاؤ نگی ساری بات۔

www.novelsclubb.com

ہاں پلیز۔الشبہ نے ناک چڑھا کر کہا۔

اور تب اسے لگا تھا کسی کی تھوڑی سی توجہ اور بات کر لینا محبت کہلاتا ہے۔اصل بات کا احساس تو اسے اب ہوا کہ وہ دوستی کے نام پر کس طرح بیو قوف بنائی گئی تھی۔

****

ولیمے کے لئے دلہے والوں کی طرف سے اسے آف وائٹ کلر کا خوبصورت سا پشواز گرارہ سوٹ دیا گیا۔ جسکے ساتھ سچے موتی اور کندن کے کام والا نازک سا جڑاؤ سیٹ بھی تھا۔

نازک سے گولڈ کی نتھ اور ڈارک میرون لپ اسٹک کچھ زیادہ ہی ہائی لائیٹ ہو رہی تھی۔

گالوں کی سرخی میں کچھ شرم کا آمیزہ بھی شامل تھا جو اس کے چہرے کا نور بڑھا رہا تھا۔

بالوں کو دونوں سائیڈ سے پارٹنگ کر کے مانگ ٹیکا اور جھومر سیٹ کیا گیا تھا۔ جسکے اوپر سرخ زرتار دوپٹہ پنوں کی مدد سے اس کے سر کے ساتھ جوڑا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

واؤ ماہی۔ انشراح نے اسے دیکھ کر جوش سے چیخ ماری۔ اور آکر گرم جوشی سے اسکے گلے لپٹ گئی۔

بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ۔ماشااللہ۔وہ دونوں ہاتھ پھیر کر اسکی نظریں اتارنے لگی

۔

میں ماموں کو بلادوں۔وہ خوشی سے کلانچیں مارتی باہر کی طرف بڑھی۔

جبکہ فاطمہ کادل جہانگیر کے نام پر دھڑک اٹھا تھا۔اسے اسکا صبح والا سلوک یاد آگیا۔

اسنے اپنا ہاتھ دیکھا جہاں مہندی کے سرخ بیل بوٹے کے ساتھ ہلکی ہلکی سرخی بھی تھی

۔

ایسے جیسے وہاں کا خون جم گیا ہو۔

اسکے پیٹ میں میٹھی میٹھی درد ہونے لگی۔

کیا تھا اگر وہ اسے پیار کے چند لفظ ہی نواز دیتا۔ارینج میرج میں تو شوہر جان لٹا دیتے ہے

مگر یہاں آوے کا آوہ ہی بگڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

حق ہاہ......وہ گہری سانس لیتی مرر میں اپنا عکس دیکھنے لگی۔

........تو یہ طے ہے فاطمہ کہ

تمہاری قسمت میں پیار کرنا لکھا ہی نہیں۔

یہاں بھی آکر اتنا سفر کر کے بھی تمہیں منزل نہیں ملی۔

وہ خود کو دیکھتے ہی طنزیہ ہنسی ہنس دی۔

کیا فائدہ ایسے تیار ہونے کا۔جب کوئی سراہنے والا ہی نہ ہو۔اُسکی ایکسپکٹیشن بہت اونچی تھی اور ضروری نہیں کہ ہر بات پوری ہو۔

انشراح شائد کہیں اٹک گئی تھی۔اُسکی نظر دروازے کی طرف اٹھی تھی۔

تو کیا اسے انتظار تھا۔اسکی تعریف کا۔

سوچتی خود کو سرزنش کرتی وہ بیڈ پر لیٹنے کے انداز میں دراز ہوگئی۔کل کی طرح آج بھی ایک تھکا دینے والا مرحلہ طے کرنا تھا۔

جھوٹی مسکراہٹ سے سب کو مطمئن کرنا تھا۔

جس میں وہ اب شائد ماہر ہوگئی تھی۔

لیٹ کر اسنے اپنی آنکھیں بند کرلی تھی۔کیا پتا اس طرح من میں جو جھکڑ چل رہے ہوں رک جائیں۔

www.novelsclubb.com

اسے یہ نہیں پتا تھا کہ ابھی تو اسکے امتحانات شروع ہوئے تھے۔جس میں اسے ہی ہر محاذ کا سامنا کرنا تھا۔

******

باہر انشراح ماموں کو ڈھونڈنے آئی تھی مگر عون نے اسے کام پر لگا دیا تھا۔

اسنے آج وائٹ شرٹ پہنی تھی جسکے ساتھ بلیک تھری پیس سوٹ میچنگ تھا۔ مگر اس پر شکن آنے وجہ اسے بدنما لگ رہی تھی۔ اور وہ عالمگیر سے بھی مدد نہیں لے سکتا تھا۔

جب سے اس نے بنا اجازت عالم کی چیزیں اٹھانی شروع کی تھی وہ اپنی وارڈروب میں اب لاک لگانے لگا تھا۔

کافی لاپرواہ ہونے کے ساتھ وہ کافی ذہین اور اسمارٹ بھی تھا۔ مگر پھر بھی اسکا ہمیشہ عالمگیر کے ساتھ جھگڑا رہتا۔ اسکے بنا رہ بھی نہیں سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور تو اور جب سے عالمگیر نے اسکے ڈیپارٹمنٹ میں آکر اسکی گروپ کی لڑکیوں سے دوستی کی تھی وہ اسسے چڑ ہی گیا تھا۔

کتنا لڑا تھا وہ اس سے۔ ساری لڑکیاں اسپیشلی اُسکے گروپ کی اُسکے ماموں پر فدا ہونے لگی تھی۔

جبکہ وہ کچھ خاص برا بھی نہیں تھا۔ کھلتی گندمی رنگت اور تیکھے نین نقوش کے ساتھ 6 فیٹ اونچی ہائیٹ میں وہ کافی نمایاں ہوتا مگر جب وہ بولنے پر آتا تو اچھا خاصا امپریشن خرابی کر دیتا تھا۔ اور ویسے بھی آج کل کی لڑکیوں کو زیادہ بولنے والے لوگ نہیں پسند آتے تھے یہ اُسکا کہنا تھا۔

ولیمہ گرانڈ ہوٹل میں ہونے والا تھا تو سارے مہمان وہیں آتے گھر میں صرف لائیٹ کا اہتمام کیا گیا تھا۔

کیونکہ جہانگیر آفندی کو سادگی پسند تھی پلس اس کو یہ سب وقت اور پیسے کا ضیاں لگتا۔ اسکا من تھا کہ سب سادگی سے ہو مگر دادا جی کے آگے ایک بھی نہ چلی تھی۔

www.novelsclubb.com

عون کافی دیر سے انشراح کا انتظار کر رہا تھا جو کی ہوا ہو گئی۔

انشی اب لا بھی دو یا ایسے ہی جاؤں۔ وہ انشی کو پکارتے جھنجلاہٹ سے بولا۔

لا رہی ہوں...... بہن تیار نہیں ہوئی مگر بھائی صاحب کو زیادہ جلدی ہے۔ وہ چڑ کر بولی

۔ کوئی اور شرٹ نہیں پہن سکتے ضروری ہے یہی پہنو۔

ارے تم تو پرنسس ہو۔ تمہیں تیار ہونے کی کیا ضرورت۔

زیادہ تیار ہو گی تو کون سا جولیا روبرٹ لگو گی۔اس کی زبان سے یہ بات پھسل گئی۔

جسے جواب میں اڑتی ہوئی شرٹ اسے منہ پر آکر پڑی۔

اررے شرٹ ہٹا کر وہ کچھ بول پاتا کہ۔۔۔۔

کرلو خود ہی پریس۔وہ پاؤں پٹخ کر وہاں سے چلی گئی۔

شکر ہے..... شرٹ پہلے سے ہی پریس تھی بس ہلکا سا استری کرنا تھا جو کی اس نے کردی تھی۔۔بعد میں منالونگا تمہیں۔تیز آواز میں بولتا وہ کندھے اچکاتا باتھ روم میں گھس گیا۔

www.novelsclubb.com

****

وہ کب سے روم میں ریڈی ہو کر بیٹھی تھی۔

مگر ابھی اسے لینے ابھی تک کوئی نہیں آیا تھا۔شائد اسے یہاں لا کر سب بھول گئے۔وہ بد گمان ہوئی وہ ہمیشہ سے ہی اٹینشن کی عادی تھی۔

مگر تبھی دروازے پر کھٹکا ہوا۔آنے والا جہانگیر تھا۔

اس پر ایک نظر ڈال کر وہ واش روم میں گھس گیا تھا۔

اور بد گمانی اُسکے دل میں پھر گھر کرنے لگی تھی۔اُسکا اتنا سجا سنورا روپ اسے نظر نا آیا تھا۔

اسے یاد تھا کی اصلی کچھ کلاس فیلوز جنکی شادی ہو چکی تھی۔وہ اپنی باتیں بتاتی تو کس قدر دل میں ارمان جاگ اٹھتے تھے۔

مگر یہاں تو انداز ہی نرالے تھے۔

خیر کوئی نہیں جہانگیر صاحب ابھی آپ فاطمہ کو کہاں جان ہی پائے ہیں۔

www.novelsclubb.com

نہ میں اپنا دل چھوٹا کرتی ہوں اور نہ ہی میں نے ہار ماننا سیکھا ہے۔وہ خود ہی سے بول رہی تھی۔

جہانگیر واشروم سے باہر آیا تو اسے اسی طرح محو دیکھ کر اُسے تکنے لگا تھا۔

سادے سے نقش والی گول مٹول چہرے اور گلابی گھلتا رنگ اور یہ سجا سنورا روپ سب ہی کچھ تو اس پر بیچ رہا تھا۔

اسنے خود کو ہی ڈانٹا اور پھر اپنے بال بنانے لگا۔ اس behave your self نے اس سے کوئی بات نہیں کی کیونکہ وہ اندر سے شرمندہ تھا مگر معافی مانگنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

سب لوگوں نے مل کر خوب شادی انجوائے کی تھی۔

کچھ کھٹی۔ میٹھی تکرار بھی ہوئی تھی۔

فاطمہ ان لوگوں کی کیٹیگری میں آتی تھی جو تھوڑی سے توجہ اور تھوڑے سے پیار کو ہی سب کچھ وار دینے کو تیار تھے۔

.۔۔۔۔۔۔۔۔اسے لگتا کی

اگر وہ ایسے ہی سب کی خوشامدی کرے تو لوگ اس سے محبت کرنے لگے یا پھر اسے مانںنے لگے

مگر یہاں تو ایسا اصول کہ لوگ تو سچے ااحساس کرنے والے کو بھول جاتے پھر وہ کس گنتی میں تھی۔

شادی سے واپس آنے کے بعد سب اپنے معمول کی روٹین میں آ گئے تھے۔وہی روز کی چخ-چخ وہی روز کے جھمیلے۔

ٹھنڈی کی شامیں اب کچھ گرم بھی ہونے لگی تھی۔لوگوں نے تو اب پنکھے بھی ہلکی اسپیڈ میں چلانے شراع کر دئے تھے۔

ایسے میں وہ بھی تنگ آکر الیشبہ کی طرف نکل آئی تھی۔کی اس کے گھر جا کر کیا پتا کچھ من بہل جائے۔

مگر یہاں آکر اسکی بے چینی دو سوا ہو گئی۔

وہ دونوں چھت پر چارپائی لگا کر لیٹی تھی۔

فاطمہ ایک بات بتاؤ؟؟؟؟؟الیشو نے اس سے سوال کیا۔

ہمم۔اسنے ہنکارا بھرا۔

کیا تمہیں سچ میں کاشان پسند ہے؟اسنے یوں سوال کیا جیسے یہ کوئی بک کا سوال تھا۔

فاطمہ کی حلق سوخ گئی تھی۔ایک تو اسکی عمر یہ سب کرنے کی نہیں تھی اور اگر گھر والوں کو پتا چل جاتا تو اسکی تکہ۔بوٹی ایک کر دی جاتی۔

ن نن نہیں۔انکار کیا۔

جھوٹ بولو مجھے سب پتا ہے۔وہ اسکا ہاتھ دبا کر بولی جب پتا ہے تو کیوں پوچھ رہی ہو؟؟؟وہ دھیمی آواز میں بولی

وہ اسلئے کہ تم نے آسانی سے اسے کسی دوسرے کو سونپ دیا۔الیشبہ نے دھماکہ کرنے کے انداز میں کہا۔

کیا مطلب۔وہ حیرت بھرے لہجے میں اسکا منہ تکنے لگی۔

www.novelsclubb.com

ہاں تمہیں کم سے کم اپنی دوستی تو دیکھنی چاہئے تھی۔

میں ابھی بھی تمہارا ایک لفظ نہیں سمجھ پا رہی۔وہ جلدی سے اٹھ کر اپنا دوپٹہ درست کرتی بولی۔

پاگل میں کہہ رہی ہوں کیوں دوستی کروائی اب اسے ختم تم بھی کرو۔

اب اسے سمجھ میں آیا وہ کاشان اور حورین کی بات آ کر رہی تھی۔

مگر وہ کاشان اسکو پسند کرتا ہے اس نے مجھے بتایا۔اور میں کیسے یوں جا کر کہہ دوں کہ اس سے دوستی ختم کرلو۔نہیں۔۔۔میں نہیں کرسکتی۔وہ نا کرتے ہوئے بولی۔

تم کو پتہ ہے اس سے بات کرنے کے بعد وہ تم سے کبھی بات تو کیا تمہیں اپنا دوست بھی نہیں مانے گا۔الیشبہ نے اسکی اچھی طرح سے برین واشنگ کی وہ چابی بھر رہی تھی۔

اور گڑیا ناچنے کو ریڈی تھی۔

ادھر آؤ۔اب وہ دونوں مل کر کچھ پلان کر رہی تھی۔وہ اُسے کھینچ کر اس کے کان میں بولی۔

جس میں الیشبہ کا تو نہیں پتا مگر فاطمہ ضرور خود غرضی کر رہی تھی۔

اپنے لئے۔کیونکہ اس وقت اسے صرف اپنا آپ دکھائی دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسکی آنکھیں جیت کی خوشی سے چمکنے لگی تھی۔مگر یہ نہیں پتہ تھا کہ ضروری نہیں کہ ہر سازش کامیاب ہو۔

پہلی بار وہ کچھ اپنے لئے کرنا چاہتی تھی مگر یہ بھول کر وہ اپنی دوستی کا کیسے سامنا کر پائیگی۔

****

سارے لوگ اسے گڑیا کی طرح سمبھال کر اسٹیج پر بنے سنھاسن پر بیٹھا گئے۔

کیمرہ مین اسکے الگ-الگ پوز میں فوٹوز لے رہا تھا۔

جبکہ جہان اسے بے نیاز اپنے دوستوں کے جھنڈ میں کھڑا تھا۔

بلیک تھری پیس سوٹ اور میچنگ ٹائی کے ساتھ اپولو کے جیسا نقش لئے وہ گردن اکڑائے محفل کو لوٹ رہا تھا۔ جبکہ وہ سمٹی سمٹائی اب آنٹیوں کے جھرمٹ میں تھی جو اب اس کے ساتھ یادگار پکچر کلک کروا رہی تھیں۔

انشراح نے اسے جوس پلانے کی کوشش کی تھی۔

www.novelsclubb.com

مگر اسے گھبراہٹ کی وجہ سے کچھ بھی نہیں کھایا گیا تھا مگر اب اسے لگ رہا تھا کہ کچھ کھا لینا چاہیے تھا۔پیٹ میں گڑگڑ کے ساتھ اسنے سوچا اگر وہ لگاتار بیٹھی رہی تو پکا اسکی کمر ٹوٹ جائے گی۔

خوش ہو تم۔جہان کے بچپن کے دوست نے اس سے پوچھا۔علی اور جہان کی دوستی بچپن سے ہی تھی۔

دونوں نے ایک ساتھ اسکولنگ کی پھر اب بزنس میں پارٹنر ہونے کے ساتھ اسکا اور علی کا ہمیشہ کا ساتھ ساتھ اٹھنا بیٹھنا تھا۔

تم بتاؤ؟؟ کیسا لگ رہا ہوں تمہیں۔وہ بھری آواز میں بولا۔

بھابھی کو دیکھنے کے حساب سے تمہیں تو اب تک قہقہے لگانے چاہیئے تھے۔

جبکہ وہ بس ابرو ابھار کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

اسکی نظریں اسٹیج کی طرف گئی۔

سب کے جھرمٹ میں بیٹھی وہ سب سے الگ اور بے نیاز لگ رہی تھی۔

اسکے چہرے پر تھکاوٹ کے ساتھ -ساتھ اسکی فیکنس بھی دکھ رہی تھی جو اسنے اپنے چہرے پر سجائی تھی۔

یہ یہاں کیسے ؟؟؟علی کی شاک بھری آواز میں اسنے دیکھاتو وہی نازنین تھی جو اسے اتنے زخم دے گئ تھی وہ شائد اپنے ہزبینڈ کے ساتھ آئ تھی۔اسکے ولیمے میں آفیشیل لوگ بھی شرکت کئے تھے بزنس میں اپنا نام اور کام بنانے کے لئے لوگ اکثر ایسی دوستی بڑھاتے تھے۔

بلیک کلر کی ساڑی پہنے ہمیشہ کی طرح وہ آج بھی اسکے دل کے تار کو بجا رہی تھی۔

شٹ اپ جہان۔اسنے خود کو سرزنش کی۔

اتنے بھی کمزور نہیں ہوئے تم۔بلکہ تمہیں یہ دکھانا ہے کہ اسکے جانے کے بعد بھی تم خوش ہو۔سوچکر اسنے اپنے چہرے پر بشاشت لائی اور اسکا ویلکم کرنے آگے بڑھا۔

عون بھی جہان کی اپنی نظروں کی گرفت میں لئے ہوئے تھا۔

کیونکہ اسے پتا تھا کہ اگر جہان ایک بھی غلطی کرتا تو سب کی نظر میں آجائے گا۔وہ بھی جلدی سے آگے بڑھا۔

www.novelsclubb.com

ارے ازوہ اپی آپ.....جہان کے وہاں پہنچنے سے پہلے وہ جست لگا کر ازوہ کی طرف آیا تھا۔

واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز؟؟ وہ مسکرا کر اسکا ویلکم کرتے بولا اور اسکے ہاتھوں سے بکے تھام لیا۔

ازوہ سے اسکی دوستی ہے اور وہ اسکے لئے کیا تھی یہ بات سب ہی جانتے تھے مگر ..... قسمت

ظاہر ہے میرے بیسٹ فرینڈ کی شادی تھی میں ہی شامل نہ ہوتی۔

ارے کیوں نہیں۔ مگر آج بجلی تو ماما کو گرانی چاہیے تھی ناکہ آپکو۔ وہ اسکی بھرپور سجاوٹ پر چوٹ کرتے بولا۔

جس سے اسکی گردن تخافر سے اکڑا کر بولی۔

جبکہ جہان اسے دیکھتے ہوئے اس ازوہ کو ڈھونڈ رہا تھا جو پہلے معصوم اور اپنی سی لگا کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ تو کوئی پلاسٹک انسان لگ رہی جسنے خود کو میک اپ کی تہہ میں ڈبو یا تھا۔

دور کھڑے دادا جان جو کہ اس وقت فاطمہ کے ابو اور اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ تھے۔

اس منظر کو ناپسندیدگی سے دیکھا۔

ایک منٹ میں آتا ہوں۔دادا جی بھی وہاں سے ایکسکیوز کرتے نکل آئے۔انہیں از وہ شروع سے نہیں پسند تھی کہ انکی جہاندیدہ نظریں کسی بھی انسان کا اصل دیکھنے سے واقف تھیں۔

عالم سب کو اسٹیج پر بلاؤ فیملی فوٹو شوٹ کروانا ہے۔انہوں نے عالم کو بلا کر بولے تھے۔

جی دادا جان۔وہ آنکھوں سے عون کو اشارہ کرنے لگا کہ جلد از جلد یہ تماشا ختم ہو۔

کیونکہ پھر از وہ کی وجہ سے اگر کوئی سین ہوتا تو دادا جی کے ہاتھوں ان سب کی شامت ہو جانی تھی۔

اور پھر سارے خاندان والوں کو ایک نیا قِصّہ مل جاتا دہرانے کو۔

اب جب جہاں اتنا سارا ہو رہا ہے تو تھوڑا سا اور سہی۔

عون بھابھی کے گھر والوں کو بھی بلاؤ۔وہ عون کو ڈپٹ کر بولا۔

www.novelsclubb.com

مگر تبھی اُسکا سارا دھیان سامنے آرہی پنک کلر کا انگرکھا پہنے سلوی پر تھا۔

اسے لگا اسکی تلاش اب پوری ہوئی

ہٹے سامنے سے۔۔۔وہ حسینہ اُسکے سامنے تھی اور عالمگیر بس اسے تکے جا رہا تھا۔

ہیلو مسٹر؟؟؟؟سلوہ نے زِچ ہو کر اس کو گھورا جو اسٹیج کی سیڑھی پر دیوارِ چین بن کر کھڑا تھا۔

آھاں۔۔۔۔۔۔۔۔واپنے ہی دھیان میں گم تھا چونک کر خیالی دنیا سے باہر آیا۔

کچھ کہہ رہی تھی آپ۔وہ انجان سا بن کر بولا

نہیں۔۔۔وہ چڑ سی گئی۔

عجیب انسان ہے۔وہ من ہی من میں اسکی نظروں سے خائف ہو رہی تھی۔

وہ تو بھلا ہو کی عون کے بلانے پر وہ ایک بار پھر سے اسٹیج سے نیچے چلا آیا اور سلویٰ شکر کرتی فاطمہ کے پاس چلی آئی۔

جہاں پر علینہ اور باقی سب کزنز گروپ سیلفی لے رہیں تھی جسمیں وہ بھی مسکراتے ہوئے شامل ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

جیجا جی کہاں غائب ہے؟؟؟اُنکے بھی ساتھ تو ایک پکچر بنتی ہے۔

وہ سب وہی جیجو جیجو کا شور مچانے لگی۔

*****

زندگی میں اتنے اُتار چڑھاو آئے کی اب اسے سمجھ نہیں آتا کی کس دکھ پر وہ سوگ منائے یہ کس خوشی پر ہنسے۔

بس زندگی گزر رہی تھی۔

بلکہ اب تو سارے قصے میں اسے خود پر ہی قصور لگتا۔

تف ہے فاطمہ تم پر نہ دوستی نبھانے آئی نہ دنیاداری۔

آئینہ اُسکا مذاق اڑاتا۔

لوگ اس کا مذاق اڑاتے۔

وہ دوستی جسکی مثال دیتی تھی وہ۔

www.novelsclubb.com

پل بھر میں چکنا چور ہو گئی۔

قصوروار وہی ٹھرائی گئی۔

اسنے نہ ہی لوگوں کی پہلے سنی نہ اب وہ سُننا چاہتی تھی۔

وہ دن بھی سبھی دنوں جیسا ہی تھا۔

مگر اسکے لیے وہ ایک بر ا سپنا بن گیا تھا۔

اسے نہیں پتہ کی اسکا بولا گیا ایک ایک لفظ ایک ایک جھوٹ یوں سبکے سامنے آئیگا۔

بتانے والا بھی کون تھا،،؟؟؟

جسے وہ دوستی کی حد سے زیادہ مانتی اور جس پر اسے اندھا بھروسہ کیا تھا۔

پھر کیا وجہ تھی؟؟

وہ سوچتی تو اسکی دماغ کی رگیں تن جاتی تھی۔

کیا وہ بھی اسے پسند کرتی تھی؟؟

نہیں نہیں۔۔۔۔۔۔وا پنی گردن نفی میں ہلا دیتی۔

پھر یوں مجھے اُسکی نظروں میں گرا کر اُسے کیا حاصل ہوتا؟؟

اور وہ بیو قوف۔۔۔۔۔۔اتنا تو پوچھتی۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے وہ چاہیے بھی یا نہیں۔۔۔۔۔۔وہ ہنس دیتی۔میں نے اسے خود سے نہیں مانگا مگر

اس نے مجھے لالچ دلا کر یوں رسوا کر دیا۔

گھر والوں کو نہیں پتہ تھا وہ اکیلے بیٹھ کر کیا کرتی ہے یا یہ کی وہ پڑھائی میں اچھے سے

دھیان لگا رہی یہ نہیں۔

کاشان سے اسکی دوستی ختم ہو چکی تھی۔وہ اب اس سے بات نہیں کرتا ناہی شرمندگی کے مارے وہ بولتی۔

اسنے بھی صفائی پیش کرنے کی ضرورت نہیں محسوس کی۔ مگر اسے پتا تھا کہ حورین اور وہ ایک دوسرے کے قریب ہو گئے ہیں تو

کیا فائدہ؟؟

جب وہ الشبہ کی بات پر اُسکے ایکشن پر بھروسہ کر لیا۔

وہ اندر سے ٹوٹی تھی مگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پہلی بار اسے خود سے نفرت ہو رہی تھی اپنے نفس میں وہ کس قدر بے قابو ہو گئی اور

۔۔۔۔۔

شاید اسنے پہلی بار صبر کا سبق پڑھا تھا۔

www.novelsclubb.com

خسارا کسی کا بھی تو نہیں ہوا۔

ہوا یوں تھا کہ اس دن بھی وہ اسکول سے آنے کا بعد بیگ رکھ کر روز کی طرح ثناء اپی کے گھر کی طرف دوڑتی ہوئی گئی مگر وہاں پہونچنے سے پہلے ہی اُسکے قدموں پر زنجیز بند گئی۔

یہ الفاظ تو الشبہ کے تھے جو وہ اُسکے لیے استعمال کر رہی تھی۔

افف اتنی گندی ذہنیت۔

اتنی نفرت؟؟؟

میرے لیے اُسنے ہاتھوں سے اپنا دل تھام لیا۔

اسے نہیں پتہ تھا وہاں کون کون تھا۔

آنکھ پر آنسو کا پردہ جو آن پڑا تھا۔

چھوڑو اُسکی بات کرو ہی مت۔وہ تو شروع سے کاشان کے پیچھے ہے۔یہ سنا اپی کی آواز تھی وہ ماننے سے انکاری ہوئی وہ تو بہن ہے وہ نہیں کر سکتی ایسا۔۔۔۔

یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔سنا اپی نے الشبہ کی بات کو انکاری نہیں کیا بلکہ اُسکا ساتھ دیا۔

تم بھی اسے دور ہی رہی بگڑ جاؤ گی۔وہ اُسکا ہاتھ دبا کر بولی۔اسے سب سے امید تھی مگر سنا آپی وہ ایسا کرینگی اسنے کبھی سپنے میں نہیں سوچا تھا۔

www.novelsclubb.com

جبکہ فاطمہ نے اسکے آگے کچھ بھی نہیں سنا اور نہ ہی سننا تھا۔

وہ تھکے ہوئے قدموں سے واپس لوٹ آئی۔اسے نہیں پتہ تھا دوستی کا کیا مطلب ہوتا ہے۔

مگر اسے اتنا احساس ہوا کی یہ دوستی نہیں تھی

وہ غیر معنی لفظوں میں سب سے دور ہوتی چلی گئی۔

اسنے اپنی ایک الگ دنیا بنالی۔

جسمیں کاشان نہیں تھا۔الشبہ نہیں تھی۔نہ ہی علینہ اور کوئی اور۔۔۔۔۔۔

بس وہ اور اسکی لاحاصل سوچیں جو پیچھا ہی نہیں چھوڑتی۔

اور اسکا فرینڈلی رویّہ ختم ہوتا گیا۔وہ دوستی کے لئے ہاتھ بڑھانے میں اب ڈرنے لگی تھی۔

یوں لگا تھا کہ اگر اب کسی سے دوستی کی تو اسکا دیا ہوا دھوکہ وہ سہہ نہیں پائیگی۔

اور وہ چپ ہوتی ہوتی اپنی خود کی الگ دنیا بسا چکی تھی۔اسے احساس نہیں ہوا کی کب کیسے وہ پندرہ سال سے اچانک اتنی مچیور ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

******

رات کافی دیر تک فنکشن چلتا رہا۔جہاں سب اپنے آپ میں مگن تھے۔

صرف وہ دونوں ہی لافانی سوچوں میں مگن تھے۔بیٹھے بیٹھے اور پوز کرتے ہوئے اُسکے جبڑے اور کمر دونوں جواب دے چکے تھے۔

سنیے۔۔۔۔وہ سائڈ میں بیٹھے اپنے شوہر نامدار سے بولی۔

ہمم وہ موبائل پر اُنگلیاں گھومتے ہوئے جواب دیا۔

کب تک چلیگا یہ سب ؟وہ تھکی ہوئی آواز میں بولی۔

کیا ہوا؟اُسکا دھیان بلآخر اُسکی طرف ہوا۔جیب میں موبائل ڈالتے ہوئے وہ بولا۔

میں بہت تھک چکی ہوں اور پتہ نہیں کب تک یہ سب چلیگا۔وہ اُلجھن زدہ آواز میں بولی۔

ایک منٹ۔میں آپی سے پوچھتا ہوں۔وہ بھیڑ میں آپی کو نظروں سے ڈھونڈ ھتے ہوئے بولا۔اور نہ پا کر اُنہیں کال کی۔

آپی کدھر ہے آپ سب۔؟

نہیں نہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔غالباً آپی نے حسبِ معمول اُسکے لہجے سے پہچان کر اُس کے بارے میں پوچھا۔

آپ آئیں تو ادھر کہاں گم ہے آپ۔وہ چڑ کر بولا۔

تھوڑی دیر اور ویٹ کر سکتی ہو؟ وہ فاطمہ کو حوصلہ دیتی سمائل دیتے ہوئے بولا۔

آئی نو آپکو پر بلمی ہو رہی ہو گی۔بٹ......وہ خجالت سے بولا۔

۔وہ اسے آل گڈ کا سائن دیتے ھوئے اسے بیچ میں i will manage نہیں ٹوک گئی۔

جبکہ اندر ہی اندر اُسکا دل کر رہا تھا سب کچھ چھوڑ کر بس جا کر بعد پر گر جائے اور پھر ۲-۳ دن ہی بعد آنکھ کھولے۔

کیاہوا؟؟آپی نا جانے کہاں سے نکل کر آئی۔انکی سانسیں پھول رہی تھی غالباً وہ بھاگتی ہوئی آئی تھی۔

کیاہو گیا جو تم نے اتنی افرا تفری میں بلایا ہے۔اتنی مجھے کی گوسپس چل رہی تھی۔وہ اُسے ڈانٹتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

آپکی پتہ ہے آپکو مجھے یہی سب عادت اچھی نہیں لگتی خیر۔وہ چڑ سا گیا

آپ اپنے ساتھ ایک دلہن بھی لائی ہیں۔

کچھ اُسکا بھی خیال کر لیں۔اُسنے انکا دھیان اُسکی طرف کیا اور موبائل لیکر سائڈ میں دوبارہ سے بیٹھ گیا۔

نہ جانے ایسا کیا ضروری کام ہے جو ختم نہیں ہو رہا۔فاطمہ نے بغور اسے دیکھا۔ جسکی اُنگلیاں تیزی سے موبائل کی سکرین پر دوڑ رہی تھی۔

کیا ہوا چندا۔آپی نے اُسکے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔وہ تھوڑی نروس ہو گئی

وہ دراصل۔۔۔۔میں کافی تھک گئی ہوں۔ کیا ہم گھر جا سکتے ہیں وہ حال میں نظریں دوڑاتی بولی۔

جہاں کافی سارے لوگ جا چکے تھے بس فیملی ممبرز ہی موجود تھے۔

ہاں بلکہ گھر کیوں جانا۔۔آج کی رات تم لوگ یہی رہنے والے ہو۔وہ جہانگیر کو نظروں میں رکھتی بولیں۔

www.novelsclubb.com

کیا مطلب جہانگیر کی تیز سے آواز نکلی۔

گویا موصوف اُنکی کی بات بھی سن رہے تھے۔موبائل چلانے کے علاوہ۔

اسکی جہان کے موبائل سے ابھی سے دشمنی ہو چکی تھی۔

ہم آج کے لیے یہ ہوٹل ہم نے بک کیا ہوا ہے۔اور آپ دونوں کی ضرورت کا سامان بھی موجود ہے۔

بلکہ ایک کام کرو۔پہلے عون اور عالمگیر کو بلا لو۔

وہ دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے اور تم دلہن کو لیکر روم میں جاؤ۔انہوں نے فٹافٹ پلان کیا۔

انشراح اِدھر آؤ انہوں نے انشراح کو بھی آواز دی۔

تم امی کے ساتھ اُنکے روم تک جاؤ۔

جی امی۔

تبھی وہاں سشیطان کے دو چیلے آن وارد ہوئے۔

ارے نہیں ایسے کیسے ؟؟؟؟عون کو پھر سے اپنی ٹانگ اڑانا یاد آگیا۔

اُف جہانگیر نے اُسے دانت کچکچا کر دیکھا۔یہ پھر سے کوئی عجیب وغریب فرمائش کریگا۔

www.novelsclubb.com